۱۸/۱۱/۳۰ھ
۲۶ ـــــ ھ

۹۱/۲۱۸ ـ ۲۲۰

دارالافتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مسائل ذیل کے بارے میں

① اکثر کالجوں اور سکولوں کے دروازوں اور دیواروں پر یہ بھی لکھا ہوا ہوتا ہے کہ علم حاصل کرو چاہے چین ہی جانا پڑے کیا یہ روایت صحیح ہے؟

② قادیانی سے جس عورت نے نکاح کیا وہ بغیر طلاق دوسرے مسلمان سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں مثلاً فاطمہ نے زید مرزائی سے کے نکاح میں عرصہ دراز تک ہے مگر فاطمہ زید کے گھر سے دو سال سے چلی گئی اب ایک مسلمان فاطمہ سے نکاح کرانا چاہتا ہے کیا زید مرزائی سے فاطمہ کو طلاق لینے کی ضرورت پڑے گی اب اس فاطمہ کا نکاح تو مرزائی سے ہوتا نہیں کیونکہ مرزائی کافر ہیں اور فاطمہ ایک مسلمان خاتون ہے اب جو مرزائی نے صحبت جو فاطمہ سے کی تو یہ زنا ہو گا یا نہیں۔

③ اگر نکاح پڑھانے کی صورت میں اگر مولانا نے جس لڑکے کا پڑھانا تھا اسکا نام بھول گیا۔ یعنی زید کا نکاح پڑھانا تھا غلطی سے عبدالرحمن نام لے لیا تو اب اس زید کا نکاح ہو گا یا عبدالرحمن کا یا نکاح دوبارہ منعقد کرانا پڑے گا۔

المستفتی
نوید عمر ڈیروی

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

اس روایت کو علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوعات میں ذکر کیا ہے، اور علامہ ابن حبان رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں لکھا ہے کہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں اس کی اسناد کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس روایت کا متن تو مشہور ہے لیکن اسناد سب کی سب ضعیف ہیں اور علامہ مناوی رحمہ اللہ نے فیض القدیر میں یہی فیصلہ کیا ہے، اس کو علامہ قاوقجی نے فرمایا ہے کہ ابن جوزیؒ نے اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ ضعیف ہے

هذا حديث لا يصح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... قال ابن حبان: وهذا الحديث باطل لا اصل له

(كتاب الموضوعات لابن الجوزي، كتاب العلم، ١/ ١٥٤، دار الكتب العلمية)

هذا المذكور عن انس بن مالك رضي الله عنه قال السخاوي وغيره: وهو ضعيف من الوجهين ...... ونوزع بقول المزي له طرق ربما يصل بمجموعها إلى الحسن ويقول الذهبي في تلخيص الواهيات: روي من عدة طرق واهية وبعضها صالح.

(فيض القدير، حرف الهمزة، رقم ١١١١، ٢/ ١٠٧٠، مصطفى البابي الحلبي)

هذا الحديث متنه مشهور واسناده ضعيف وقد روي من أوجه كلها ضعيفة.

(شعب الايمان، باب الدعاء إلى الاسلام، رقم ١٦٦٣، ٣/ ٢٥٣، دار الكتب العلمية)

ذكره ابن الجوزي في الموضوعات وليس كما قال بل هو ضعيف.

(اللؤلؤ المرصوع للقاوقجي، رقم ٥٠، ١/ ٥٠، دار البشائر)

(المقاصد الحسنة: حرف الهمزة، رقم ١٢٥، ص ٨٥، مركز اهلسنت بركات رضا)

(كشف الخفاء: حرف الهمزة، رقم ٣٩٧، ١/ ١٥٦، المكتبة العصرية)

(تنزيه الشريعة المرفوعة، رقم ٢٨، ١/ ٢٥٨، دار الكتب العلمية)

جاری ہے ....

Scanned by CamScanner

۲— مرزائی، قادیانی اپنے کفریہ عقائد کی وجہ سے مرتد، زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، ان سے کسی قسم کے تعلقات، معاملات روا رکھنا جائز نہیں ہیں۔
لہذا مرد اگر نکاح سے قبل ہی قادیانی تھا تو یہ نکاح ہی باطل ہے، نکاح منعقد ہی نہیں ہوا۔ اور اگر نکاح سے قبل تو قادیانی نہیں تھا لیکن نکاح کے بعد قادیانی ہوگیا تو اسی وقت یہ نکاح فسخ ہوگیا، اس کے لیے قضائے قاضی بھی ضروری نہیں، ھاں قانونی کاروائی کرلینا بہتر ہے،
لہذا مذکورہ عورت عدت کے بعد کسی اور جگہ نکاح کرسکتی ہے دوران عدت نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

(وارتداد أحدهما) أي: الزوجين (فسخ) فلا ينقص عددا (عاجل) بلا قضاء.........(ولا يصلح) (أن ينكح مرتد أو مرتدة أحدا) من الناس مطلقاً. وفي الشامية تحت قوله: (مطلقا) أي: مسلماً أو كافراً أو مرتداً.
(الدر مع الرد: كتاب النكاح، مطلب نكاح الكافر ۴/۳۶۲، ۳۷۲، رشيدية)

ويثبت (لكل واحد منهما فسخه ولو بغير محضر من صاحبه) دخل بها أو لا)........(وتجب العدة بعد الوطء) لا الخلوة للطلاق لا للموت (من وقت التفريق) أو متاركة وان لم تعلم المرأة بالمتاركة في الأصح.
(حاشية ابن عابدين: كتاب النكاح، مطلب في النكاح الفاسد ۴/۳۶۷-۳۶۹)

منها ما هو باطل بالإتفاق، نحو النكاح، فلا يجوز له أن يتزوج امرأة مسلمة ولا مرتدة ولا ذمية، لا حرة ولا مملوكة، وتحرم ذبيحته وصيده بالكلب والبازي، والرمي.
(الفتاوى العالمگيرية: كتاب السير، الباب التاسع في أحكام المرتدين، ۲/۲۵۵، رشيدية)

۳— سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فرضی ہے۔
بہرحال اگر زید، مجلس نکاح میں موجود ہو اور اس کی طرف گواہوں کی موجودگی میں اشارہ کرتے ہوئے ایجاب و قبول کیا گیا ہو تو نام غلط لئے جانے کی صورت میں بھی نکاح (مشار الیہ) زید کا ہی ہوگا۔
اور اگر زید (جس کا نکاح ہو رہا ہے) مجلس میں موجود نہ ہو اور نام غلطی سے اس کے بجائے عبدالرحمن کا نام لے تو اس میں تفصیل ہے
جاری ہے

Scanned by CamScanner

مثلاً: زید اور عبد الرحمٰن میں کیا رشتہ ہے؟
زید اکیلا ہے یا اس کا کوئی بھائی ہے؟
زید کو گواہ پہچانتے ہیں؟
جو صورت پیش آئے تو اس کی تفصیل لکھ کر دریافت کر لیا جائے۔

فإنها لو كانت مشارا إليها وغلط في اسم أبيها أو اسمها لا يضر؛ لأن تعريف الإشارة الحسية أقوى من التسمية، لما في التسمية من الاشتراك العارض فتلغو التسمية عندها، كما لو قال اقتديت بزيد هذا فإذا هو عمرو فإنه يصح.

(حاشية ابن عابدين: كتاب النكاح، مطلب في عطف الخاص على العام ٤/١٠٢، دار المعرفة) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه:
محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية: بكراتشي
٢٢/١١/٣٠ھ

الجواب صحیح
[illegible]

الجواب صحیح
[illegible]
٢٩/١١/٣٠ھ

دار الافتاء جامعہ فاروقیہ [illegible] شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی (پاکستان)